

مضمون میں ہے طرفہ آبداری
 جس جا میں سکون داروں پر
 چٹکیلی ہر ایک ہے حکایت
 یوں ہو گئیں نظم و نشر مربوط
 موقع پر لطیف تر لطفے
 پھولا کہیں جہ حق کا گلزار
 ہے صوم و صلوٰۃ کا کہیں جال
 حالت کہیں نار اور جنان کی
 بیان ذکر عروج پر مصطفیٰ ہے
 اصحاب کا ذکر ایک جا پر
 بیان حسن معاشرت کے اذکار
 ہر ایک حدیث اور روایت
 دارین کی نعمتیں ہیں باہم
 جو چاہے حصول کیجئے گا
 اقسام کے درج ہیں مضامین
 لکھا ہے ہر اک بیان مسلسل
 مرجان کا کہوں کہ سلسلہ ہے

ہے خلد میں سلسلہ جاری
 ہیں طاق جنان پہ جام کوثر
 لب چائنی جس سے ہے حلاوت
 جون شیر و شکر ہم ہوں مخلوط
 گلشن کی روش پہ جیسے پودے
 ذمہ ابلیس کا کہیں خار
 ہے حج و زکوٰۃ کا کہیں قال
 صورت کہیں سود اور زیان کی
 وان ذکر نزول اشقیاء ہے
 یکجا پہ کھلے ہیں چار جوہر
 وان قبح ہوانت کے آثار
 گمراہ کو مشعل ہدایت
 یکجا پہ ہے نفع ہر دو عالم
 فردوس صلہ میں لیجئے گا
 ایک درج میں لعل دور ہیں رنگین
 آسان ہے راہ رو کو منزل
 یا کان گہر کہوں بجائے

<p>موتی کی پرونی ہن یہ لڑیان کیا کوٹ کے ہے بھری فصاحت عصیان کا مرض ہو اس سے کانوں پڑھنے سے زبان میں ہو حلاوت ابلیس کا دور ہو گا وسواس ہے قصہ دراز رات تھوڑی شبہم ہے نام یان خزان کا یہ خضر طریق مصطفیٰ ہے مصباح رہ کریم ہے یہ یاسک درتسیم کہے یا باعث عافیات سمجھو ہو جائیگا اسکا پار بیڑا</p>	<p>یکمراٹھا اٹھا کے کڑیاں فقرہ فقرہ میں ہے نزاکت کیا خوب ہے نسخہ چشم بد دور نظارہ ہے چشم کو تراوت تعویذ بنا کے گر کہیں پاس توصیف ادا نہ مجھ سے ہوگی اس باغ کی ہے نظیر عنقا یہ رہبر راہ کبریا ہے مفتاح درغیم ہے یہ یا مسلک مستقیم کہے یا ز اورہ و نجاسات سمجھو اس ناو پہ جو سوار ہوگا</p>
---	---

فرحت پی سال دل یہ بولا

یہ توشہ عاقبت ہے اچھا

ایضاً در صنعت توشہ

لے سرد کے روکھ میں برہین ل

لیاقت کے کٹورے جو لیو کاج ل

س سزاوار دسیم ہر سرہین

س سیر فضیلت پہ بیٹھے وہ آج

ت	تبرک بن ممدوح فرخندہ فال	ا	اک آدم شترتہ فرشتہ خصال
ل	لکھی شرح کب فاتحہ کی مگر	م	مبشر پہ کہو لاپے گلشن کا در
ر	ریاحین کہیں حمد حق کے لگے	ج	جدہر دیکھو حجت کے گل میں کیلے
ا	اودہر نازش مالک یوم دین	ن	نیایش ادہر طالب نستعین
ت	ترشح ہدایت کی ہر جامعیم	ف	فضائی روش جادہ مستقیم
س	سراسر ہے سامان ناز و نعم	ی	یراق طرب ساز عشرت بہم
ر	روان بر رحمت سے نہرین ادہر	ا	ادہر صاعقے میں غضب کے اگر
م	معاشرہ نون سیر بے نصیب	ا	اگر چاہتے ہیں وصال صیب
ل	لگے مول میں ہے بجا مان جان	ق	قرآن خدا کی کہلی ہے دکان
ر	ریاض عبادت کی ہے یہ سبیل	ا	امید اجابت کی ہے یہ کفیل
ن	نکال ابن مریم سے فرحت حساب	ہ	ہے دلخواہ تفسیرم الکتاب
ایضاً تاریخ مجموعہ تفسیر سورہ نیس و تبارک مولفہ جناب شیخ			
	ہو کس منہ سے شکر خدایٰ قدیر		کیا ایک کو ایک کا دستگیر
	نہ کھلتا کبھی راز خوف و رجا		نہ مبعوث ہوتے بشیر و نذیر
	نہوتے اگر و ارثان رسول		ہماری تھی میراث نار سعیر
	ضلالت کی کافور ظلمت ہوئی		ہدایت کا اختر ہوا اوج گیر
	خوش اطالع رہروان نعیم		ملا راہبر ایک روش نصیر

خلیق و لیسق و بلند احتشام یہ وہ طوطی شکرستانِ علم لکھی ہے یہ تفسیر کیا ہی عجیب نیا جم ہے یہ اور نیا جام ہے ہر اک بات شیریں پر شکل بنات بھری آہن ہن سینکڑوں نجیان بہادر وہی ہے جو پائے اسے نہیں اس سے سودا کوئی سود خیز	ہے برج فضیلت کا ماہِ منیر کہ حیران ہیں جونِ آئینہ ہم صیغہ ہے از قاف تا قاف عنقا نظیر لکیر وں کے اکثر مفسر فقیر ہر اک سطر پر روکش جوی شیر بیان مجھ سے ہونگی نہ عشر عشر ہے یہ بے بہادر کا گنجِ خطیر ہے قیمتِ قلیل اور نفع کثیر
---	---

عطار دے فرحتِ فدا کر کے دل

سن اسکا کہاں جمع ہے نظیر

ایضاً ہجری

بجرو جہد تفسیر مبارک

ہے وہ کیا شرحِ یسینِ مبارک

غلامِ غوثِ دیشانِ لکھی جب

کہا ہالف نے سالِ طبعِ فرحت

قطعہ تیارِ درسنِ فصلی

کیا طبع یہ جمعِ موعظت

ہو ادور دل سے غمِ آخرت

یہ فرحت سے کہنے لگی مغفرت

بصدعیِ دیشانِ مفسر نے جب

لگا اتہہ سازِ نشاطِ ابد

مہیا ہوا زادِ راہِ نجات

کہ فصلی میں لکھ از سر انبساط سن اسکا ہے یہ توشہ عاقبت

ایضاً فارسی

جہذا اینچہ باغ روح فراست	مرغ دل از ہزار جان مشتاق
میوہ لفظ است ولذتش معنی	زر گل سطر و برگ گل اوراق
نثر اشجار و نظم ترانہا	بادہ لطف سخن لطیفہ ایاق
رونق روشنائی مشعل طور	ید بیضا ست صفحہ برآق
کامران سائر از وصال کریم	ہر الف رکن کعبہ دائرہ طاق
گر نگارم سزد مولف را	معدن علم و مخزن اخلاق
زابد و عابد و فقیہ و لیسق	در عبادت بہ ہمگنان مشتاق
ہست پابند بند صوم و صلوة	نگذارد تہجد و اشراق
نیست مخفی براہل دل فرحت	مدح ممدوح شہرہ آفاق
سر انجسم نثار کردہ فلک	بی سن گفت جنت المشتاق

قطعہ تاریخ کتاب احسن المواعظ جلد دوم مولفہ جناب مولو نصیب مدح

دال ہے انقلاب لیل و نہار	کہ نہ اک وضع پر پرچم کی چال
دم میں لاکھوں دکھائے نیرنگ	رنگ دوران گہری میں پر گہریال
ہیں کہان عرقی و اسیر و ظہیر	ہیں کہان مصحفی و میر و جلال
سینکڑوں تاجدار ملک سخن	ایک گردش میں ہو گئے پامال

کار ناموں نے دی حیاتِ ابد
 مشفق مولوی غلام غوث
 جملہ اطوار قابلِ تحسین و
 ذکر کیا کیجئے عبادت کا
 واعظ و حافظ و مولف ہیں
 عمل و علم میں یگانہ دہر
 یہ فصاحت - کہ روبرو سبحان
 یہ بلاغت - ہو معرکہ آرا
 بات ہر اک نہات سے شیریں
 شکریاں باغ کن فی سکون
 قالبِ موعظت میں طبع کی روح
 ہر خواہ کے لئے کھولا
 ہیں جہتِ ایمانِ اوازِ مخلصہ
 صادق ہے چشمِ حور الف قامت
 رشکِ دندان ہے سینِ میم دہن
 زلفِ پیچان سے لامِ نون ابرو
 خوانِ نعمت ہے حرفِ دائرہ داک

نامِ تاحشر ہو نہ وقفِ زوال
 شہر میں اپنی آپ ہی ہیں مثال
 خوش سیر نیک خلق فرخِ فال
 ہیں بشر صورت و فرشتہ خصال
 حسبِ لخواہ ہر نہر میں کمال
 قاف سے قاف تک نظیر محال
 لب کشائی کی کچھ رکے نہ مجال
 بھائے حسنِ بہن سپر کو ڈال
 کہوں جلاوت کے منہ سے ٹپکے نہ رال
 نخلِ امتیٰ پھر سوا ہے نہال
 پھونک دی پھر بفضلِ رب تعال
 بابِ باغِ جنان بلطفِ نوال
 خلد سے کیوں نہ دون میں کوشال
 ہر سکون اسکا غیرتِ خلخال
 با ہے لب اور نقطہ با خال
 بالِ افشان ہو دیکھتے ہی وبال
 ساغرِ سبیل ہے ہر دال

لفظ ہین برگ و بار سطر اشجار
جدولین چار سو حصار بہشت
ید طولی کو کیون کہوں طوبی
سارون ہو ہو سکو بھی گردش
روکش لکشان ہین ہین سطور
حرف کاغذ ہین کب سفید و سیاہ
یہ وہ گلشن ہے سیر خلد بیان
یہ وہ مسلک کہ جبکا ہر سالک
حال حج و زکوٰۃ و صوم و صلوة
سینکڑوں مسئلے ہین زیب قم
ہین مضامین چہ وصل خدا
کی ہین پر موشگافیان لاکھوں
بحر کو کر دیا سب زمین بند
وجد کرتے ہین سنکے اہل سخن
اس قمر و ش کا مشتری ہو وہی
مومن اس مرتب جان پہ یوں لکین
کیا کہوں ہے قلم زبان و تسلیم

لذت میوہ پر ہے معنی وال
خط مسطر ہے چشمہ سلسال
ہے نہ تشبیہ یہ فراخ و حال
ہے بجائے آسمان تمثال
نقطے انجم ہین دار ہین ہلال
صبح عید اور قد رکی ہین لیال
یہ وہ گلبن کہ سدرہ جہنمی ہو ڈال
پایگا قرب ایزد و تعال
درج ہے آئین سب تمام و کمال
اور اور او ہفتہ و مہمہ و سال
ق ہے تو نکی نہ نہ حبت خط و خال
یوں نہ کھینچی کسی نے بال کی کہاں
ہے نہ محتاج شرح یہ اجمال
نثر ہے یہ اثرین سحر طال
جسکا طالع ہو نیز اقبال
جون تنجن یہ کال مین اکال
کیا کہوں ہے زبان ناطقہ لال

	گوہے باہر زبان تری نکسال عمدہ ہے حسن الموعظہ سال	اگر کے اعدا کا سفر دافرحت لکھ یہ مجیری مین فی البدیہہ زیہ	
نظم تاریخ توشیحہ تولد بخور دار سعادت نشان عزت اکین محمد حسام الدین طو لکھہ نبیرہ جناب محمد فرید الدین حنا کندان المتخلص فرید و ام شفا قہ			
۵	ہر اک نخل چمن پھولا پھلا ہے	بہار ابکی عجب فرحت فرات ہے	۲
۸۰۰	ضمیمہ ہے بہار خلد جس کا ض	فضائے گل ہے کیا ہی روح افزا	۸۰
۸	حقیقت میں سمان ہر طرف تراب ح	لب جو سرو سے انگشت بر لب	۳۰
۵	ہزاروں چورشتہ میں بین ببل ۵	قرابے دل کے ہیں پھوسن یا گل	۱۰۰
۱	اسنگون پر ہے ہر گلبن کا جو بن ۱	وضو زاہد کا توڑے سیرگشن	۶
۱۰	یدربضیا میں موسیٰ کے عصا ہے ی	پتہ شبتو کا کیا دون میں کہ کیا ہے	۲
۱	اچانک اس چمن میں روح پہونگی ۱	دم عیسیٰ کی مہم ہے صبا بھی	۴
۶۰	سمن سے رزبان یک سمت سوس س	حیا سے نہی ہے نرگس کی حقون	۸
۶۰	می عشرت سے اہل بزم ہر شار م	ادھر جو بارادو دہر ہے موسلا دار	۱
۱۰	ید طولی پہ شادان سرو شمشاد ی	دیا قمری کو طوق خط آزاد	۴
۲۰	کہ ہر گچھ غنچہ چٹکڑ بھم سے بولا ک	نئے گلشن سے تھا مجھ کو اچنبہ	۵۰
۶	وان وہ گل بیان پہ گل کہلا ۶	یہ نیزنگ اک گل امید کا ہے	۱۰
۵۰	نہیں پھولا سما بول ہے تاحال ن	ایس تبشاش سے کہ ہو کے چوخیال	۱

۳	ج	جهان کا باغ جب تک پہلے	۱	ابھر کر غنچہ یہ بھی دھڑکے
۵	ھ	ہوا مرغِ خرد فرحت سے گویا	۳	مبارک ثمرہ شادی سن سکا
مضمون توشیح				
بہ فضلِ حق ہوا پیدا حسامِ دین کیون جاہ				
قطعہ فارسی مشمولہ وہ تاریخ				
<p>بہ عشرت گاہِ شرفِ آسمان جاہ فدایشن بادِ جانِ بیلِ جان فزون کرد آبروے رشتہ داری بہ گردونِ کمندان چشم بدو لالم رشکِ شبنم گشت گردید سحر گاہم دل از روی دعا گفت رقم زوبے سراعد اقلیم باد ز روی انبساط از دل شنیدم شود تا مہر نور افشان فلک گفت</p>				
<p>شدہ زیب تولد ماہ طلعت چہاواش گل گلزار فرحت دُر تابندہ درجِ محبت عروج آفتاب مالِ وعزت دلم چو مشرقِ مہرِ مسرت حسام الدین زیدباشان و شوکت چراغِ دو دمان سالِ نباشت سن فرخ بہار و باغِ فرحت بود تا بانِ سنش این ماہِ فیت</p>				
<p>سروشِ شمع گفت فرحت سالِ معبود مبارک مہر گردونِ سعادت</p>				
<p>۸۹۱۵۳۱ ۱۹۰۷ - ۱۹۰۸</p>				

ایضاً اردو

قصہ
نور
نور
نور

گل الیکلزار آرزوی شرف میں سورنگ سے پہولا
بہت خوش آتا ہو۔ دل لہبا تا ہو گل کا پودا ایک جھوکا
یہ غنیمت وہ کان لبت یہ بہ لذت۔ وہ خضر گویا
ہو عین عشرت کلید فرحت ہو دام الفت بہ سرت افزا
سہ درخشان بہ سرت جان خوشی کا سا با چراغ گہر کا
ہو روز افزون ہو گل گردون ہو ریحون ہو شل دارا

بفضل میری باغ عالم بر شمع الطاف فخر آدم
وہ چاند کھرا۔ وہ رنگ نکھرا وہ قدر دنا۔ وہ ہر سیا
گہر دستان تولب ہو جان بھی بخندان تو خطاریکا
وہ چشم سیگون ہلال برو۔ وہ زلفہ چرخ۔ وہ مشک گیسو
جبین منور تیا سن بر دہن گل تر ہے ظال شتر
حیات و دو۔ بلند بہت کف عنایت شکوہ و شکوہ

ہوی جو فرحت کو یہ بشارت تھی جستجوی سن بشارت
کھلا گل باغ آرزو۔ سال۔ بلیل دل چپک کے بولا

قطعہ اردو شمولہ وہ تاریخ

گل کھلا باغ شرف میں کیا عجیب
باغ فرحت میں ہوا پودا عجیب
غنیہ نو بیہ کہلا ہے کیا عجیب
چرخ پر روشن ہو مہ پارا عجیب
کیا ہی تابان صبح کا تارا عجیب
نخل شادی سال پر لایا عجیب

اب نسیم فضل سے فضال کی
ہے فضا اسکی نہایت جان فزا
کر دیا دل کو عناد لے فدا
بام پر اس پارہ دل سے گمان
روبرو جس کے ہے مہ بتیاب ہے
لب سے غنچے کے یہ نکلا وقت سیر

نور
نور
نور

کیوں نہ خوش - آج ہے پیدا ہوا	دل حسام الدین عشرت زا عجیب
دل کو یہ بھانہ کیوں کو دک ہے سال	ماہ رخ کلفام مہ سیما عجیب
چشم انجم جس سے خیرہ - وہ دوام	ہو مبارک شرف دین لڑکا عجیب
فرحت اب با صد طرب سالِ خیر	
لکھہ کہ حق نے طفل یہ بچنا عجیب	
قطعہ مشمولہ سیزدہ تاریخ	
بجاء اللہ رونق بخش دنیا ہے حسام الدین	ہو سب حضار کو روشن چراغ دودمان ہے
ہے شیریں بانی سے جو مرغانِ چینِ نادم	کہا سن کیا ہی شکِ عنایہ گستان ہے
چمن میں یک نظر با صد طرب دیکھ سکوسوں نے	کہا اب یہ کیا رشک بہار بوستان ہے
عجب کیا جادہ کی طرح گر ہو یہ موزون طبع	یقین ہے سالِ فرخ بکتہ سنج و کتہ دان ہے
جبیں پر کوکب اقبال تابان دیکھ دایہ نے	کہا با صد طرب اب ایک جہہ فخر و شان ہے
ہے دونوں کو حصولِ سکی بہت دولتِ محنت	کہ فخرِ جانِ مادر ہے پدر کا حرز جان ہے
اعزاز کو کریگا استعانت از سرالفت	عصا پیری کا ہے طاقت فرمای ہر جوان ہے
لگا دامن مقصدات تھ جب سن یوں دل نے	عزیز و کہدیا ہر شرف کا کاروان ہے
نظر بھر جسے دیکھا با طرب بے ساختہ دلا	یقین بلے بس بکاجتِ اربع روئے دان ہے
تبسم کر کے غنچے نے کہا دیکھ سکوکشن میں	کہ گلزارِ جہان میں بس بہارِ بخیران ہے

<p>کہا سن۔ و آہ۔ ہجری کام بخش و کامران یہ کہا عیسیٰ نے۔ آپ اک خضر کا ہی ہم معنان یہ</p>	<p>برائی جب تمنائی دلی با صد خوشی دل نے کیست عمر ہوں ہم کام جو لا نگاہ محشر تک</p>
<p>مقی جسم دم جستجوی تحفہ تاریخ فرخت کو بشاشت نے کہا دل سے دم نقد۔ ارمغان یہ</p>	
<p>قطع شہولہ شانزده تاریخ</p>	
<p>جلوہ گر جو ہوا۔ لڑکا ہے وہ یک مہ تنہا یہ وہ نخل سوا باغ دل اب کیا ہی نہا چرخ قرطاس ہیں بیان دائرے ماہ سوال باغ اتید کا کیا ہی ہے یہ سبز آج نہا دور خاطر سے ہوا اب مرا ہر رنج ملال کیا ہے یہ گلبدن و نیک سیر نیک خصال بولی جان دل سے ہے کیا ہی سپر فرخ قال ہوا اظہار دنیا یک گل امید ہے سال</p>	<p>شکر حق واہ بہ قصر شرف گردون جاہ یہ وہ پودا کہ جواب لایکا ثمر دولت حال تولید کا کس رشک شریا کی لکھا خوش احباب ہیں سب محو طرب جسکے سبب کس خوشی کا میں جواب حال لکھا کرتا ہوں دل سے یہ نکلی بہر توت ہو حسام الدین دعا ہو میر بد رتصدق ہے یہ نیک کو اختر شکل گل آج ہو پھولانہ سما یا فرحت</p>
<p>ایضاً</p>	
<p>ہوا پیدا وحید دہر و نیک اطوار و فرخ قال گداں تھلہ نہ عالم میں خوشی کا عید کن کالی</p>	<p>خدا کے فضل سے جسم فرید عصر کو پوتا یہاں تک دل تھا مصروف اشتراک میں جنس شرعی</p>

آں غرض

<p> یہاں تک فاقہ مست آب بادہ عشرت سے نہیں ٹھہرتا ہو اور دل سے فرحت سے شکوہ ناتوانی کا عناد دل مدح خوانی کیا کریں اس غیرت گل کی بجا ہو اسکو گر گلشن سے دون تشبیہ میں جسکی دم و صف ماحوت شایہ چھلتا ہو مضامین کا عجب کیا خفتہ بخت اس دلت بیدار جاگیر رہن خشنده جب تک خرچ پر ماہ و خور و انجم نوا سانا نا کو داد کو پوتا باب کو بیٹا </p>	<p> جہاں میں ہو گیا ہر چاند خالی کا مہر شوال کہ ہر طاقت میں رشک زل پیراب شک تم زل کہ توصیف زبان میں جسکی سوسن کی زبان لال رگ گل انگلیان غنچہ دہان سوسن زبان گل کا کہ جیسے چٹپٹے کہانے پیکیں کال میں کال حسام الدین کے آگے حشمت اس دنیا کی ہو گیا لال کہے تانبہ حق آئے دن اسکا نیر اقبال چچا کو یک بھتیجا ہو جائے لکھا بہار ک سال </p>
---	--

ہے راج سکے اقلیم سخن میں گرتا فرحت
تو ہوگی کس طرح باہر زبان دکنیان کٹسال

قطعہ تاریخ تختہ الی جناب عبدالقدوس صاحب فرزند جناب
حبیب اللہ صاحب ساکن ترحیا پالی

آگیا قافلہ عیش و طرب
آج سوزنگ سے پھولا ہے چمن
فرش گلشن میں بچھا بو قلمون
لہلہاتے ہیں گل و زرگس یا
سب نوا سنج ہیں مرغان چمن
رج نے کوچکا بجو ادیا کو س
ہر روش روکش بال طاؤس
گل رنگیں کے نہ سمجھو ہیں عکوس
می عشرت کے چھلکتے ہیں کنوس
رقص میں محو ہیں لیکن طاؤس

۱۰
نکاح الیہ ہر دو زبان
جواب شان کے
استعمال سے بدلتا رہتا ہے
یہ علامہ زمان

رہن مئی کر کے لباس سالوس
تخت نوشاہی پہ عبد القدوس
قیمت طوس ہے زرین لبوس
سیم وزر کرتے ہیں قربان شمس
جسکے چاکر ہیں جم و کیکاؤس
خوشہ چین ایک ہے شاہنشہ روس
کوئی در سے نہ پھرا ہے مایوس
ہووے نوشہ کو مبارک عروس
مہ و انجم رہن جب تک محسوس
گر پرستان کو بھیجیں جاسوس
کتختزاسن ہوے عبد القدوس

زاہد خشک ہو سے تر دامن
رونق افزا ہیں بعد شان و شکوہ
کون کہتا ہے ہے جوڑا ہیں مول
سلک در کرتی ہے صدقے پروین
یہ وہ ہے خسرو اقلیم کرم
یہ ہے وہ خرم الطاف و نوال
دامن دل در مقصد سے بھرا
ہووے زوجہ کو مبارک یہ زوج
رونق افزا جہان ہوں دونوں
ایسی کیلن نہ ملے پر نہ ملے
دل سے فرحت یہ عطاروں نے کہا

قطعہ تاریخیہ توشیحہ کتختزائی بخوردار عزت اقبال نشان محمد نور اللہ
صاحب مکہ ان طو لعمرو خلف الصدق جناب اللہ
صاحب مکہ ان ساکن ترحنا پبلی

۳	ب	بہار آئی ہر پھر پھر بلبلوں کی جانیں جان آئی	۵۰	ص	صدائے غنچے چمن کی ہر یا ہے دم عیسیٰ
۴	د	دم رفتار اب باو صبا بھی لڑکھرائی ہے	۶۰	ت	تخت ہے ہو اس بادہ عشرت کشہ سات

۲۰	ک	تہاں شہنشاہ ہے ستر اراکین ہوا غریب لالا ک	۲۰	م	نہ پیش طرح کرد رہے ہر سمت گلشن میں
۵۰	ن	خبرتی چرخ کی گرسد اڑتا عرش چھبڑا	۱۰	ی	ریا سناک سر کو نشہ ناسے دی آراوی
۶	و	وضو کو شیخ کے کرتی ہے وصال قلعہ میں	۵	ھ	ہر ہفتہ ہفتی تھنڈی اودی گشتا کر
۵۰	ن	ہنیں تروہنی کا اونٹ کے دہن پر کوی دھیا	۱۰	ی	پوست ز اہل خشک ہے زمین یا
۳۰	ش	شراب عشق نے ابل پڑایا ہزاروں کا	۶	و	و فرشتہ سے سر پر اٹھایا باغ ببل نے
۵	ہ	ہر اک نخل چین ہے دھڑا جوڑی رسدا اکڑا	۱۰	ا	ہنگین نوجوان چین کی دل لہاتی ہیں
۶	و	وصال اک رشک بیل ہو اک غیرت گل کا	۵۰	ن	نرالا ہوسان گلشن کا نادر ہے بہار کی
۱	ا	اودہر محو طرب ہیں اودہر وقف طرب لہا	۲۰	ر	رباب چنگ نے نوبت نوبت بیتی ہے ہر
۳۰	ل	لگا تارادینہ قربان کر رہا ہے گنبد خضرا	۳۰	ل	لبالب سیم و زر ماہ و خور کی گشتیاں کے
۵	ہ	ہر ہر فصل میں ہوا کی ہر امیہ کا پودا	۱	ا	اٹھاکر باغبان کنفکان ہاتہ کہتا ہوں
۲	ب	بھید کھین سو نواہ نورانیہ لب لکھا	۱	ا	ارادہ سال فرخ کا ہوا جب گلک فرحت

ایضاً قطعہ تاریخ تختانی بخوردار سعادتمند و وجہان محمد عزیز اللہ
صاحب کندان خلف اصغر جناب مجدد جہاں بالقاء

۵	ہ	ہے نوشہ زیب محفل ماہ تمثال	۲۰	ک	کہد ہر ہے دختر نیک اختر سرد
۲	ب	بنے تابزم جم جیہ بزم ہمال	۱	ا	اٹھا کر جام جم جم دیے ساتی
۲۰	ک	کہلائے گل صبا نے طرفہ فی الحال	۱	ا	ابھرتے شگوفے آرزو کے
۱	ا	انوکھے گل نے غائب سے کئے گال	۳	ج	جوانان چین سب سج ہے ہین

۴۰	م	میسر طوق گردن قمریوں کو	ہیں پہنے سرو بھی موحونے خلخال	۵	۵
۶	و	وہ ہے ناز و نیازِ بلبِ گل	ابھی شبنم کے منہ سے گرتی ہی رال	۱	۱
۶۰۰	خ	خم سنبلیل سوسن شانہ کش ہے	تو بکھرین اسکی پھر زلفونکے کیون بال	۲۰	ت
۲۰۰	ر	ردا کو کر کے رہن اب دختِ زر سے	ہوے ہیں لب بلب شیخ نکو فال	۵	۵
۶	و	وصال گل سے بلبیل شاد و دایم	یہ دلہا اور دلہن ہوں جوان سال	۱۰	ی

عطار دئے کہا دل کر کے قربان
کہ اب اکجاسہ و اختر ہوے سال

نظم تاریخ توشیحہ کتخدانی جناب محمد ابراہیم صاحب خلیفہ شیخ محی الدین
صاحب تاجر متوطن مدراس

ن	نور افشان ہوئی پھر صبح وصال	ظلمت جبر ہوئی پھر پا مال	ظ
م	مشتی آج ہے گل کی بلبیل	تاک کی تاک میں ہے شیشہ مل	ت
۱	ابھرتے ہیں شکوئے صد	رنگ آمیز گلستان ہے صبا	ر
ی	یک طرف قمری و سرو جو بار	خمر عیش سے باہم سرشار	خ
ش	شاخ امتیہ ثمر لائی ہے	آرزو وصل کی بر آئی ہے	ا
د	دختر زر کی سنی جب ثقل	یاد ز ابد سے کیا توبہ کا قل	ی
م	مستی باوہ عشرت سے ہو چور	حمد حق میں ہیں نوا سنج طبور	ح
م	موسلا دار برستی ہے گھٹا	دور میں ہے محی فرحت افزا	د

ب	بند تھی کھل گئی سوسن کی زبان	اس چنبھے سے ہوا جب حیران	۱
ا	ابج نو شاہ ہوا ابراہیم	ریشک گلزار ہے یہ دیرِ قدیم	ر
ی	یہ ہے وہ جس سے عنایت کو وجود	ہے یہ وہ جس سے فلاکت نابود	۵
ص	صاحبِ جود و سخاوت ہے یہ	مرد میدانِ حمایت ہے یہ	م
ح	حسرتیں دل کی برائیں پیہم	ان نوید و ن سے ہوئی جانِ خرم	ا
د	دور ہو جامِ محبت کا یہاں	بزمِ گردون میں ہوتا مہِ گردان	ب
ش	شاہِ نوا آج ہوا ہے داماد	اب ہو محذورم نکیو نکر دل شاد	ا
ا	آپہن بحرِ سخا کاںِ کرم	فیضِ یاب آپ ہے اک عالم	ف
۵	ہوا وصلِ مہ و خورشید ہے سال	قلمِ شحر نے لکھا فی الحال	ق

نقصِ ابج ہو گیا
نقصِ ابج ہو گیا

قطعِ تاریخیہ توشیحہ کتخالی جناب مولوی محمد سعید

صاحبِ قریشی خلفِ جناب مولانا مولوی غلام علی صنا

قریشی المتخلصین ناظم ساکن حیدرآباد

۵۰	نہالِ امید پر پھر پھر باغ کے ہر شوقِ مسکن	بہارِ گلشنِ مین و مثنیٰ ہر جگہ ہے	۲
۴۰	منڈیر پر پناختے ہیں تو کوئین کو کتنی ہیں ہر	یکایک مٹی ہیں طوطے گھٹائیں ہوا ہر	۱۰

۴	ح	موصول شادی نغمہ خزان قمر یا صبور پرین	۴	می طرحے دیا باطل کو کراہے لیتے تھے سہو کو دھوکا
۵	د	دکھا تھیں طائر چمن زادا آئینہ طوطی جنان کو	۵	سنا بہ نام کو نگہ تاننا اڑا رہے اہم کا خاکا
۶	ر	عجیب فصل گل انوکھی چٹری ہوا کی لہا و رو	۶	میں چن کالی کالی بدلی ہوا لہا لہی ہوا یا
۷	د	دکھا شاہ کی بیج سے ہیں غنیاں سارے جو رہ گئے	۷	جہاں سنگار تین محسن اور عشق تین ٹھکے باز آرا
۸	۱	ہنگامین ہزار لکھن پہنچو گاہر ابر حجب	۸	شہنائیں کوئی یا سین تین خندہ سوسیدہ ابرا حجب
۹	۱	ساہی چاندنی سہانی وہ دھیر رنگ زہروانی	۹	نیم گل بگمائی سناہو گلشن کا عشرت افزا
۱۰	و	وہ گل بلبل کا قصہ ہونا وہ غنچہ کا چھپکے مسکراتا	۱۰	جوا جو سبزہ اہلبا آحسن اور عشق کا تاشا
۱۱	۱	لیجھکے کہتا ہر گل سے لالہ ہوسن گلزار اب و دبا	۱۱	ہے وہ گل اندام گلشن آرا کہ چکا داغی ہوا کینا
۱۲	د	وہ شبنم غنچہ کی کامرانی کہ قدر کی ہونہ قدر دانی	۱۲	فضای گل و چشما دانی ہر روز نور و ز سے زالا
۱۳	ر	رہتی کاٹن وہ چہرہ کی کہ جہل ناسید مشتری ہے	۱۳	زالی ہر آن گت نئی ہوا اگر شمع ہے سحر غمرا
۱۴	و	وصال گل بلبو مبارک بحق نین اور تبارک	۱۴	شہی گلشن کی تھو بشیک بار و گلشن تماشا
۱۵	۵	ہوا سن دیا جو خوان تو کاکہ فرحت چھری آن	۱۵	بے غم سعید با شان جہا و فرزند سال کہا

ایضاً

۱	ہو مرده باغ جہان میں پھرتی فصل بہار	۱	لے میں بلبل و گل پھر خوشی خوشی باہم
۲	صبا ہے رقصین مرغان باغ نغمہ سرا	۲	ہے رعد طبل نواز آب پاشی ابر کرم
۳	وہ سرخ سرخ شفق اوسپہ اووی اووی گھٹا	۳	کہ جیسے پان کے لاکھے پستی کا عالم
۴	نسیم چلتی ہے کس گل کے خیر مقدم کو	۴	کہ سرو سرو قد اٹھا ہے کس کے لیے قدم

چمن میں بلبل کس شک گل کی آمد ہے
 رُخ و زبان سے ہیں شرمندہ کیسے سوسن گل
 ہیں شاید آج غیر سید تخت نشین
 سنا رہا سہرہ کیا کان در ثریا نے
 ہے شمع بزم سے خورشید و ماہ کا دھوکا
 پر سے جمائے ہوئے چار سو پری روہین
 ہے روز غیرت عید اور شب برات ہورات
 بسی جو شادی الم ہو گیا عدم آباد
 مبارک اور سلامت کی ہوم ہے یکیت
 می نشاط سے سب فاقہ مست ہیں مخمور
 وہ بختیں ہیں جہیا کہ بو اگر سونگے
 نہ کر سکیگا کوئی مفلس وغنی میں تمیز
 حبیب حق کو سلیمان شکوہ کیونکہ کہوں
 خدیو مصر شرف نام ہے غلام علی
 عجب وہ ملک سخن کے ہیں ناظم و ناسق
 خدا کرے وہ عرو سین میں ہو آمیزش
 فلک پہ دور میں جب تک ہو آفتاب کا جام

ہوا ہے طائر رنگ گل آج جون شبنم
 کہ صتم و کج کامیاری ہے دونوں پر عام
 کہ جسکی نوشہی شاہی سے جم کی کچھ نہیں کم
 فدا ی رخ مہ و خورشیم و زر کر سے ہیں ہم
 کچھ آسمان سے کوٹھیکا کم نہیں خم و خم
 سمان میں حور و شون سے ہے کچھ کچھ چرم
 زمانہ وقف طرب محو عشرت اک عالم
 ہم اشیانہ عنقا ہے اشیانہ غم
 ملاتے اہل طرب یک طرف ہیں زیر اور ہم
 گدا کے کا سہ پہ سب کو گمان ساغر جم
 تولائے برہمن اسلام چھوڑ دیر و صنم
 ہے خاص عام کیا ایک اسکا لطف اعم
 ہے ختم اسپہ کرم او سکو ملگیا خاتم
 کہ رشک قیصر و دارا و جم ہیں جسکے خدام
 کہ جسکے نسق سے منسوخ ناسخان اقم
 ہو جیسے شیر سے آمیختہ شکر باہم
 می نشاط سے سرخوش ہو دو دنوں اور ہم

سن سید سربانداط سے فرحت
نکاح ابن غلام علی ہے زیب رستم

قطعہ تیارخ و زمینیت نکاح خوانی تیر آسمان عز و جاہ جناب شاہ
محمد صفی اللہ صاحب قادری نقشبندی خلف الرشید
مہر پہر جاہ جلال رونق بزم فضل و کمال حضرت مولانا مولوی حاجی
شاہ محمد رحمۃ اللہ صاحب قادری نقشبندی مرحوم و مغفور

گل کے پہلو میں اڑاتی سے مژ بلیل آج
کہیں یا قوت جڑے ہیں کہیں نلیم پکھراج
کسے غم کو دیا آفاق سے حکم اخراج
ساری بدعات سے ہر ایک کا کارہ ہو مزاج
طاق سنت پہ دہر جملہ مزا میرین آج
بکتی ہے کوڑیوں کو آج دی شہنی عآج
اوسکے صدقے سے ہو اعرش جسکو معراج
آج دیتا ہے جو یہاں سکے سنت کو رواج
رحمۃ اللہ جو ہے بزم شریعت کا سرچ

مژدہ ای دل کہ بہار آئی ہے پھر گلشن میں
ہر روش پرین گل دسوسن ہمد برگ کھلے
وخل اس محفل شادی میں ہے کس نوشہ کا
بزم عشرت ہے یہ کس اہل شریعت کی کہ بیان
گرہیں سامان طرب نگاہ شرع میں ہیں
جسکو سو جان سے کل اہل طرب نے تھالیا
کیون نہ دارین میں ہوتا رکب بدعت کو خرچ
کل خریدیگا وہی باغ جنان خالق سے
محفل دہر سے کی ظلمت بدعت کا فور

ہے اسی شیخ کمال کی کرامت کا ظہور
نعمتیں خصلہ کی دنیا میں میسر ہوں آج
زوج و زوجہ کے پھلین پھولین نہال تید
یارب از عون شدہ مرسل و اک و از و اج

جستجو سال کی فرحت جو ہوئی دل کے کہا

حب سنت ہوئی شادی صفی بارے آج

عرضی بگزارش حال پر ملا دوست فرخ فال سعادت و لیاقت
نشان مشفق مہر محمد غلام غوث صنا بخان بخدمت جناب شیخ
محی الدین صنا خان بہادر جاگیر دار بنگلور

تشنہ لب ہوں صرف آسائیں تو نیک سا کرم
کارہ رولیش کا اس دور میں ہے ساغر جم
جب لگا تا برسے کو ترا ابر کرم
پر تری ذات ہے اک خرم الطاف اعم
باغ دنیا سے اڑا ریخ برنگ شبنم
ہے بجا بحر سخا کہئے تجھے ابر کرم
زخم دل پر او نہیں بخشش کا لگایا مرہم
جب پہنکر ہوے ممنون کفن اہل عدم

المدد ای سبب راحت جان عالم
فاقہ مست آج ہیں مست می عشرت تجھ سے
کشت امید غلامی ہوئی یکہ رشاد اب
خوشہ چین سینکڑوں تیر ہیں امیر و فقیر
تو یہ خورشید کہ چمکی جو شعاع اکرام
بجگیا لطف کا ڈنکا زسمک تابہماک
کال میں تیر حواش سے ہوے جو گھائل
کیا عجب ہوں تیر حسان کے زندہ مرہون

مدرسہ مہدیال
درجہ اولیٰ محاذات سکول

غلام محمد
مدرسہ مہدیال
مدرسہ مہدیال
مدرسہ مہدیال

دست بخشش سے ترو غرق خرق ہو جیون
 دس کی جاسوڈ اور سو کی جگہ بخشے ہزار
 مرد میدان سخا تجھ کو نکیو نکر کہئے
 تجھ سے جان پائی مٹیوں نے بحد و ست
 آج کل سے یہ نہیں بندہ درگاہ ترا
 دین و دیندار عجب کیا کہ ہوں تجھے زندہ
 کیوں پھر لگا کوئی سائل ترے سے محروم
 کھو لکر ناخن بہت سے گروہ دل کی
 وعدہ وہ کیا ہے کہ جس کو نہ کیا تو نے وفا
 مدرسے لئے واثق تھا تو راہِ امداد
 قابلِ حصر نہیں جب ترے اکرام و نوال

انگلیانِ لطف میں ہیں رکش سبج جھیل
 کس قدر جوش پہ ہے واہ ترا بحرِ کرم
 آگے بخشش کے تری خان میں رہا کا خان
 تجھ سے امداد لیرون کو ملی ہے پیہم
 آگے بہت کے تری چرخِ ہرہ پشتِ سخم
 محی الدین ہے ترے نام کا جزوِ اعظم
 غیر ممکن ہے تجھے ممکن و ہر لایہ نعم
 خلق پر کر دیا آسان ہر اک کارِ اہم
 راسخ اقرار ترا اور ہے وعدہ محکم
 چشم ہے ہو گا اب ایفا زہ لطف و کرم
 کب ہے ممکن کہ ترا وصف بنے قید قلم

ختم کرتا ہوں دعا پر میں سخن اب تجھ کو
 خضر کی عمر لے کر و فہر فیصر و جم

قطعہ تاریخ تعمیر مدرسہ دبستان رحمت واقع بلدہ تجاور
 مشمولہ پانزدہ تاریخ

سعی جناب قادر ذی اقتدار سے
 بن ٹھنکے - و لپیڈیر ہو واجب دیارِ علم

رضوان نے دیکھا وہیں یہ ہوا خواہ کو نوید
 میر خ نے لہا سدا اند کو کاٹ کر
 او عزیز و علم کی رکھتے ہو حسیان
 دربان کو اس نے صاحب دربار کر دیا
 جو خوش چین تھے مالکِ خرمین ہیں آج کل
 بے برگی کا نہ کھا غم اگر شوق ہے نہیں
 تقسیم یافتوں کا ہے اب عرقِ دباغ
 منزل پہ پہنچے سیکڑوں طالب یہ مدرسہ
 عرقِ عرقِ بھورین نیاں ہے شکر بار
 اس رنگ سے ہو کیوں نہ زانیکا ایک رنگ
 دیکھے سے شعلہ شوق کا ہوتا ہے شعل
 یکجامِ ملیگی دو عالم کی کیفیت
 جاہل کو عالم اور کیا عالم کو منتہی

باو خزان سے دور ہے جاؤ بہارِ علم
 ہو وہ مگر نیام سر و الفتارِ علم
 یہ جاہل باوقار ہے حاجتِ برارِ علم
 وادار کے ہست فضل سے قادر یہ وارِ علم
 بنیامین کب ہیں اپن سبجہ بار وارِ علم
 کچھ شاق باریابی ہے آشخارِ علم
 وہ اس زمین سے ہے بڑا اقتدارِ علم
 اک بن گیا سرائی سر رکھزارِ علم
 کیا ہے بہارِ درج در شاہوارِ علم
 یہ ہے ورنگِ جمعیت انتشارِ علم
 کس سنگ میں نہ اسکے چھپا ہو شمارِ علم
 اب پیگا ہے یہ سرائی خمارِ علم
 اب اس کے ہاتھ ہے کیا اختیارِ علم

فرحت اس آستان پہ سر آسمان ہے غم

عالی وقار وہ ہو ادارتِ علم

قطعہ تاریخِ توحید و رمحِ شفقی مکرری جناب سید قادر بادشاہ

صاحب کٹر لٹربانی مددِ دبستانِ حمت واقع تجاور

ج	جہان میں کوئی کری ہم سہری کیا دعویٰ	نہو وجب کسر مدوح کا عدیل و نظیر ن
ا	اگر میں ماہ سے تشبیہوں سے ہے خطا	برابر کی ہے تنویر پر نہیں تصویر ب
س	سعادۂ ابدی کا یہ مستحق ہو کیون	یدِ کرم سے ہیں جسکے نہال امیر فقیری
د	درد کی قدر کو بہت نے یوں کیا پامال	قدم سے فلس کو ماہی کے جیسے ماہی گیر ق
ا	اگر ہو بحرِ سخا جو شزن تعجب کیا	دوام اشکِ ندامت بہا ابرِ مطہر د
ر	ریاضِ داد و ستد کا ہے یہ بگلِ نورس	بہار میں کہی کی ہوئی نہیں تغیر ب
ا	اسی سبب سے مسمیٰ بہ بادشاہ ہوا	دیارِ قدرت و ہمت کا ہے یہ عالمگیر د
ش	شرفِ نواں ولاِ خلق - ورع - زہد و عطا	انہیں اصولِ عناصر سے ہو گیا تخمیر ا
ہ	ہے ہم سہری کے سزاوار کب کوئی معص	صدایِ طبلِ تھی شہرہ امیر کبیر ص
ا	اہم تھا کام جو ایجادِ مدرسہ کا کیا	حصول کرنی تھی خوشنودی خدائے قدیر ح
ب	بفضلِ حق ہوئی تعمیر وہ عظیم الشان	دروہ پڑے قدوسیانِ چرخِ میر د
ا	اب التجا ہے خدایِ قدیر تجہ سے مدد	محمد عربی ہیں جو شاہِ عرش سریر م
ا	اوسی نبی مکرم کی میں سے ہو حصول	از دمِ عشرت و مدوح جیسے شکر و شیر ل
ط	طویل عمر ہو دولت ہو اسکی روز افزون	اور انجمِ افقِ علم دین ہو اوجِ پذیر ا
ف	فلک سے خواہش تارخِ پنج ہوئی جت	ہے سالِ آئی نذاہیم تال ہے تعمیر ہ

مضمون توشیح۔ جناب سید قادر بادشاہ صنادام اطافہ
 عرضی بحضور لامع النور ثریا جاہ گردون بارگاہ جناب نواب
 غلام محمد علی خان صاحب بہادر سی۔ یس۔ آئی پرنس آف
 ارکاٹ ام اقبالہ از جانب بندہ نیاز آئین محمد نور الدین
 صاحب خلف جناب منشی محمد عظمت اللہ صاحب مرحوم
 و معذور بدرخواست خدمت موروثی

<p>اگر معاف ہوگستاخی سخن سازی فسرده دل کو ہوا کج غم نصیب اکدن ہجوم یاس دہ چھلتا تھا شانہ سے شام جگر کے نالہ سے آنکھوں کے جاگ اٹھے سوتے سلام کے لئے آتی تھیں حسرتیں لاکھوں کمان تھا ضیف قد تار شک تھا چلہ کہا یہ دل نے مرے جلال پر مال کو دیکھ یہ کس کا عہد ہے ہے کون عدلت گستر</p>	<p>حضور شد میں بعد عجز ہے یہ عرض فقیر کہ رنج گردش گردون دون تھا دامن گیر امید کی کوئی چلتی نہ تھی وان تدبیر ادھر کر کتنی تھی بجلی او دہر تھا ابر مطیر کہ دم بدم میری حالت میں دیکھ کر تغیر خدنگ درد و الم تھے دل و جگر پنچیر عبث ہے فکر ترابے سبب تو دلگیر کدھر شعور ہے اسی بد تمیز بے توقیر</p>
---	---

یہ وہ عزیز ہے زہرا کثیر راہ عسلا
 یہ وہ دبیر عطار و ہے پند ہے دام
 یہ ہے وہ خرم فیض ایک خوش چین وین
 یہ وہ خلیق کہ مخلوق جس سے ہیں خرم
 ہیں جس کے نام کے ابڑا محمد اور علی
 ہے جس کے عہد میں پانی کا پانی دودھ کا دودھ
 جب ایسا عقدہ کٹا شاہ وقت ہے تیرا
 نزدیک سے یہ دل خستہ ہو گیا خندان
 تھے صدقہ خوار ابجد زمانہ سے محروم
 نفور اک قلم اہل قلم ہیں انروز و ن
 اگر خطا بھی ہو چشم عطا ہے مجھ کو کہ ہے
 ترا وہ عدل کہ اک گھاٹ پانی پیئے ہیں
 کیا التفات سے زروار ہو گئے لاکھوں
 نہ خانہ زاوہ خواہ ان ملک و جاہ و شہ
 عیان ہے سر و علن ہے فضول طول کن
 میں اور ثنا تری چھوٹا منہ اور بات بڑی
 دعا یہی ہے کہ حق کہے دُور باطل سے

لکھا
 دہقان

یہ وہ خدیو کہ رشک و لاک ہے جسکا سر پر
 یہ وہ امیر کہ ہے شہری الکا و فی شیر
 یہ ہے وہ ابر کرم سبز کشتہ چان حقیر
 یہ وہ شفیق کہ آسودہ ہیں یتیم و سیر
 کرے وہ حل تری مشکل بفضل سب تقدیر
 کوئی نہ عدل میں اسکا ہے اب عدل و نظیر
 تو کس لئے ہے ہر آن بندرج و غم میں اسیر
 بزرگ گل کہ گل اب کیا کہلاتی ہے تقدیر
 رکھی ہے کسلے میراث سے مجھے تقدیر
 حضور میں ہوئی بند سے ایسی کیا تقصیر
 خطای خورد و عطائی بزرگ قول شہیر
 گوزن و شیر ہم دونوں ہو کے شکر و شیر
 نظر میں تری اکیر سے فنون تاثیر
 خلف کو جائی سلف گرے تو ہے جاگیر
 کہ تیرا روش جام جهان نما ہے ضمیر
 اگر ایک عمر کہوں ہو ادا نہ عشر عشر
 بین حیدر کرار و شیر و شیر

فرخ بخش فلک ماہ و مہر ہون جتیک | رہیں بجاہ و شہم زیب بخش تاج و سر پہ

ہو بے قطیر نہ کیوں نور دین کا تیر بخت
سچا چرخ لطف کا مدوح ایک بدر مینر

قطعہ تاج سجادہ نشینی مجمع الحسنات منبع البرکات منظمی
کرچی جناب مولانا مولوی شہزادہ محیو مجیب اللہ صاحب قادی
المنقشندی دام پرکاتہ ساکن ترجیناپلی

روفق افزا مشفق و نیشان مجیب اللہ ہیں
قابل و فاضل میں عارف اور حق اکاہ ہیں
آسمانِ جہاں کے انجم ہیں وہ یہ ماہ ہیں
رب و رحیم سارے کوہ رشک کاہ ہیں
برجِ حرمت کی کشاکش میں زحل اور ماہ ہیں
ایک دو کیا جسکے شاہد سب گدا و شاہ ہیں
چھوڑ کر بھٹکین جو راہ حق کو وہ گمراہ ہیں
لاینگے خاطر میں یہ عاقل وہ خاطر خواہ ہیں
لایق صد آہ وہ یہ قابل صد واہ ہیں

شکر عینہ والد باجد کے سچا و سچ پہ تاج
شمعِ بزمِ خاندان ہیں افتخار و دوامان
بہائیوں میں ساریہ رکھتے نہیں اپنا فیطر
علم و فن خلق و مروت میں بیکتا نے مان
یکجا دو جان شینوں کا پتا چلتا ہے آج
فیصلہ انکی خلافت کا کیا خود شیخ نے
اہلِ باطن بھی سین کہتا ہے حق و نیک کی چوٹ
بیچ اگر چھو تو چھوٹا اونکا دعویٰ ہے مگر
دو نوز قے صادق کا و بکے ہیں ہر قوم میں

دین و دنیا میں وہی لوگ اہل عز و جاہ ہیں	جنکو خلعت امتیاز حق و باطل کا ملا
ٹھوکر دے دو رہوں روٹے جو ستر راہ میں	خوف کیا ہو انکو جو چلتے ہیں سیہی راہ پر

کہد یا فرحت سر و دشمن غیب نے سال سعید

جانشین رحمت اللہ وہ مجیب اللہ ہیں

قطعہ تاریخ استقال بملال عارج معارج فضل و کمال نابج مناج
 جاہ و جلال مربع نشین چار بالش شریعت نیر عظم آسمان ^{نقش}
 مقبول بارگاہ رسول الثقلین حاجی حرمین الشیرفین حضرت مولانا
 مولوی شاہ محمد رحمت اللہ صاحب قادری انقش بندی رحمت اللہ
 علیہ سجادہ نشین خانقاہ ولی اللہی متوطن ترحنا پتی

گنبد خضر اندو د آہ مردم شد سیما	حیف چون شیخ زمان رخت سفر بست از چہا
مہر عالم تاب او بود انہمہ سیار و ماہ	نور چین از لمعہ ارشاد انبای زمان
اوی راہ طریقت رہبر گم کردہ راہ	واقف را از حقیقت کاشف اسرار حق
او عزیز مصر عرفان بود و معصراں سپاہ	گوی سبقت برد از مردان میدان شہود
رو بروی کوہ علمش علم عالم پتر گاہ	خاک را منسوب با فلک اگر سازم خطا است

تارک بدعت شده در راه سنت زد قدم آرزو مندان و هر از صید مطلب بهر یاب از عنایات خدا صد شکر قبل از رحلتش	به چو آباد داشت با اهل شریعت رسم راه جنبه اوست معاشد ناوک آماج گاه جانشین جد و آبا شد مجرب الله شأ
کلب فرحت از مداد اشک حسرت زد رقم سن جناب حمت الله وصل حق شد به جا	
رقعه تقریب نکاح دختر جناب یعقوب خان صنا تاجر در صنعت توشیح	
بسم الله الرحمن الرحيم بهت گل گلشن راز قدیم	
گ گذشت فصل خزان موسم بهار آمد ق قبای چیت سبی زیب هم خود کرد و وجود لاله بگلزار رخیت نگ طرب ا سیر گل شده در دام الفت سنبل ت ترنم طرب انگیز و رقص باد صبا ز نه نشاط به پهلوی است شیشه جام ی یراق عشرت مسلمان عیش ساز نشاط ز زفضل حق گل عقد بگل حبهت حقیر	ر رسیدیم به نخل امید بار آمد ب بشوق نغمه قمری بجوی بار آمد ل لباس سبزه بر سبزه خضر دار آمد ف فدائی گل و گلزار صد هزار آمد و دم سحر به گلستان چه خوش گوار آمد ه همین بس است صغیر و کبیر کار آمد ع عدو به شیخ کهن سال بود یار آمد و درای خار به گلستانه قرار آمد

ش	شریک بزم شدہ صبحم زائل طعام	رہیں لطف کئی عرض امیدوار آمد
ف	خدائی فیض تم گشتہ درو جان سارم	بخوان ہر سلیمان و لوقار آمد
	مضمون توشیح - ع	اگر قبول اقتدائے ہے عز و شرف
رقعہ لمبہ مشتمل بر کئی عبد الجلیل بن ہار و صنعت توشیح		
و	دقت پاس حق بن جوانان باغ و	لایا اثر نہال الی بے عدیل آج
ی	یک سمت طیاران چمن نرسخ بین	مینای دل کی لکیر فقاہت و قیل آج
ہ	ہر فاقہ مست مست می ابسا ط ہے	عالم پہ کیا ہے رحمت نغم الوکیل آج
ب	باد صبا ہے غنچہ سناٹا ہے یہ پیام	وے فروہ ہے ولیمہ عبد الجلیل آج
ا	امیہ ہے جناب معلی سے بعد شام	لا کر قدم کرم کی لگائیں سبیل آج
ج	جو حاضر ہے کر کے تناول بعد طرب	لطف کرم کی مجھ کو دکھائیں ذلیل آج
ی	یک عمر تک ہونگائیں منت کش آپکا	لاریب اپنی عہد کا ہونین کفیل آج
	مضمون توشیح - ع	ولیمہ عبد الجلیل
رقعہ تقریب نکاح دختر جناب عبد العزیز صاحب ٹیلکراف		
الپیکر و صنعت توشیح		
و	وے عشرت افضل تھلک گلشن لعل	ہے ہر امید کا پودا چھوڑ دیکھو چھلا چھوڑ

ی	یہ اعجازِ کلمہ اس فصل گل میں ہی نظر آیا	عصا ہر شاخ شہو ہے گلِ شہو یہ بہینا	ع
ز	زُوجا ہے یہ صرف اترا رہا ہو کب گلِ خود	ترنم سے عناد دل نے بھی ہو دور آکھو پہنچا	ت
و	ہوا ہدم دم عیسیٰ کی ہے ہر باغ میں بے	و فورِ لطفِ غنچوں کو چٹخا کر کیا گویا	و
ن	نمو کو دی ہے طاقت ہفتہ گر دستِ ع	گر تسیح کا دانہ ہو مغل بار و پریدا	گ
ر	رفو چکر ہے زہرِ شمع ایک شورِ قفل سے	روا ہو کیون نہ من مل ہو اقل آج تو بیکار	ر
و	وصال اس قلمتِ زیبا کا بہا یا کیا ہی قمر کو	نیا جوڑا جو دھانا پسند کر سوسہی بھلا	ن
ق	قدِ رعنا اپنے ہیں عروسان چمن نازان	فدا انداز پر ہیں طایر ان خوش فواصد	ف
ز	زبانِ گلِ فشان پر سن اپنی آپ ہے خندان	امنگوں پر جوانی کی ہے اپنی نترن پولا	ا
ی	یراقِ عیش و سامانِ طرب ہر جامِ بیتا	می عشرت سے سرخوش گل میں بیل گلِ آئین	م
ح	حیا کی نیچی نظریں بھابھیں جب کی شبنم کو	فضا پر ہو مائل دل میں اس کے گہر کیا پنا	ن
ل	لگا بیڑا اٹھانے وصل گل کا آج ہر بیل	عزیز و گل کھلیگا گل نکاح بنتِ حقرا	ع
ش	شریکِ بزمِ عشرت ہو وقت صبحِ بندے کو	رہیں لطفِ احسان کیجئے گا ای کر مفر	ر
ت	تناول کر کے ماحضرِ رنگ گل کبلا میں دل	رہوں جلِ غنچہ منوں اور نسیمِ عشرت افزا	ا
	مضمون توشیح ع	زہرِ غرت ہو گر رونقِ قرآنِ محفلِ عشرت	

رقعہ تقریبِ ولیمہ فرزند جناب محمد یوسف صاحب تاجِ بر و صنعت توشیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے گل گلستانہ لطف کیم		
س	چمن چمن ہے مطیر آج ابر فضل کریم	س
م	ملا شگوفہ کو نطق اور گل ہوئے شنوا	م
ی	ید کلیم میں یا ہے عصای باغ نسیم	ی
ش	شیم طرہ سنبل کہیں ہے مشک نشان	ش
ی	یہ پر بہار ہے گلشن یہ جان فرجون	ی
ف	فضا ہے باغ بہتی ہے تھنڈی تھنڈی	ف
م	می نشاط ہے بن قمریان ادھر سرخوش	م
ی	یہ ہے وہ بزم جہان دعوت ولیمہ آج	ی
گ	گرا آپ کر کے کرم بہر اکل باحا ضرر	گ
ا	ادا کرو گناہ دل سے شکر حسان کا	ا
	مضمون توشیح - ع	
ش	شراب عیش ہے ہر از نہال ہے سرشار	ش
ہ	ہر پلے باغ ہے اعجاز جیسو ہے دو چار	ہ
ت	ترنگہ پر ہے ویا شاخ زر گس گلزار	ت
ر	روان چمن میں کہیں ہے نسیم عنبر بار	ر
ف	فدا عنادل خوشگوار ہر ایک گل ہزار	ف
ر	رواق تیلی سے جھڑتی ہے تھنی تھنی پھار	ر
ا	اودھری می عشرت کا کھینچتا ہے خمار	ا
ن	نیاز مند کے فرزند کی ہے پانی قرار	ن
ی	یہاں طلوع ہون بعد غروب ایسے آثار	ی
پ	پی تار میں جان دل نیاز شعار	پ
	چشم ہے تشریف فرمائے آب	

رقعہ تقریب نکاح دختر جناب عبدالرؤف صاحب نائب و صنعت توشیح

سرور ذوق و عجز اول	بسم اللہ الرحمن الرحیم ہست گل باغ کلام قدیم	سرور ذوق و عجز ثانی
لنگ پر می عشرت کا ایک جہان کو خمار	لگایہ تار پرستے اڈکے ابر بہار	ل

ک	مثال سبزہ تھیز کر شبیہ چمن	ک	کچے خیال کے مانی سے ہو خطا پر کار
ک	لکے جو خامہ اندیشہ حال غم مرغ	ف	فرزون صریر پہ ہو وطن وستان ہزار
ع	علامہ غنچہ کے خلوت کردہ دین نیکیت	ب	بنا ہو جلد عروسی کا یون نہ غنبر بار
و	وہ صبا بین اعجاز عیسوی جس سے	ا	ابھر کے دم میں کہلی چشم ز گن ہزار
ل	لبہاتی ہے دل عالم کو تھنڈی تھنڈی	ر	ریان فرای ہر اہل طرب ہے رنگ جہاں
و	وصال بلبل او دہر گل سے بہت احقر کا	ف	فروغ بخش اوہر ہے نکاح عشرت بار
ت	تناول آکے کرین احضر اگر دم صبح	ا	امید ہے کہ کرم سے ہو ذرہ ہر شعاع
ج	جو حرف ہر سر مصرع بصفت توشیح	ر	رقم کرین تو مکلف کا ہو پتا اظہار

قطعہ توشیحہ تاریخیہ کتبی زائی مہر سپر جاہ و عزت نیز برج سعادت و
 لیاقت مصد شفاق مظہر اخلاق مجمع فروع و وصول مشفق مکرمی
 غلام رسول صاحب بنی یے صدر مدرس ٹریننگ سکول سرائے

۶	و	دو نور فضل میراب جہان سے	۱	۱	اسگون پر ہے گل کافضال سال
۵	۵	ہوای باغ یہ کہتی ہے اعجاز	۴۰	م	میں کے دہن سے گرتی ہے رال
۵	۵	ہے قمری سرو پر گرم ترغ	۶	و	وصال گل سے بیل فارغ ابوال
۱	۱	اواز سے مسکراتے ہیں شگونے	۶۰۰	خ	خوشی سے کہو لکھتے ہیں گل گار
۱	۱	ترشح ہے گہنا ہے نے ہے ہے	۲۰۰	ر	رفاہ بزم جم آگے ہے کیا مال

۵	۵	ہو انو ان گلشن کا یہ جمگھٹ	د فور شایقین انجم پہ ہے دال و ۶
۱۰	ی	یہاں ہوتا ہر آج اک غیرت ماہ	اسیر دام عشق مہر مثال ۱ ۱
۳	ج	جناب جیل ویشاں کو دانا	انوکھا ہو مبارک اور نکو خال ۱ ۱
۱۰	ی	یہ ماہ و مشتری تا دور خورشید	کرین عشرت رہیں با جا و قبال ک ۲۰
۳	ج	جوانی کا چمن یوں لہلہاے	امیدوں کے ثمراتہ آئین نغمے ل ۱ ۱

لکھا فرحت نے یوں تو شیخ میں دیا

مہ و اختر ہوے آج ایک جا سال

ایضاً

پھرائی ہے بہار گلستان دہر میں	پیدا ہوئی ہے پھر گل و بلبل میں رسم و راہ
مرغانِ باغِ نعمتہ سدا رقص میں صبا	جامِ طرب، دور میں اورا رہے سیاہ
بہم نسیم ہے دم عیسیٰ کی کیا عجب	ہو جائے دم میں طائرِ ذیروح پر گاہ
ساون کی رات دن ہے جھڑی صحنِ باغ میں	کرتی تھی لکے میر جو بہا و دن میں گاہ گاہ
کیونکر نہ آئیں لاکھوں عناد کے کاروان	دلکش ہے یوسف گلِ مصر چمن کی چاہ
کس شاہِ ملک حسن کی آمد ہے باغ میں	ہر شاخ گل جھکا کے سراپا ہے داد خواہ
غنچے چٹخکے کہتے ہیں یک شک گل کے ساتھ	اس باغ میں ہے غیرت بلبل کا آج بیا
سچ پوچھے تو آج وہ نوشہ ہے زیب فرش	صد غیرت چمن ہے یقین جسکی بارگاہ
سعدین کا ہو سعد قمران جانیں کو	دہن ہے رشک مشتری دہلے رشک ماہ

تا دور چرخ و دونه کی الفت کی ہونہ سہ
ہر ایک لحظہ ہر گھڑی ہر روز و سال و ماہ
کیلن خسرو کو بھی یہ ہنسا کرے اللہ
نوشہ بنا غلام رسول اب بہ عز و جاہ

ہر دم دعا ہے قاضی حاجات سے یہی
ہو دے ترقی دولت و اقبال و عمرین
مخدوم کو ہو خادمِ ذیشان مبارک آج
سالِ مسیحی لکھ دیا فرحت نے وادہ وادہ

قطعہ تاریخ تعمیر مکانِ مشفقِ مکرّمی جناب محمد عثمان صاحب تاجروا م عنایت

از لطف و نوازش عنایت
این کاخ بلند را بر سرعت
غرفہ غرقہ طلسم حیرت
اک مجمع نور فی الحقیقت
سر و جہت بقدر قیامت
قندیل بنور ہر طلعت
سامانِ سرور و ساز عشرت
آمیختہ با ہم از مسرت
در رفتِ شان چنین عمارت
ہر نگ مکان بلند بہت
دارائی زمان بشان شوکت

صد شکر کہ صانع دو عالم
داد از آغاز حسنِ انجام
ہر در و در کار خانہ سحر
دیوار بصورت آبگینہ
پر لطف ستون چو ساعدہ حور
ہر شمع فروغ بخشِ نجم
اینک کہ ہر طرف جہتا
ارباب نشاط چون ہم وزیر
کہ دیدہ آسمان نہ دیدہ
توصیف کین چہ بر طراز م
ذی عزت و ذوقار و ذیشان

تعاریف مکان نہ قابلِ حصر	تحمیدِ مکینِ فزونِ رطافت
گفت از سربساطِ فرحت	تایم بادِ مقامِ عشرت
<p>قطعه تاریخِ کتخدائی برخوردار عزت آثارِ محمد عباس صاحب طوعمرہ خلف الصدق جناب ممدوح</p>	
کتخدا گشت چو از فضلِ خدا چمنِ آرزو و ماشاداب رنگِ چون ریخت امیدِ عشرت بر سرش کرد فدائِ زخورِ رشید	ابنِ عثمانِ عنایاتِ اساس بہ سحابِ طربِ افزونِ رقیاس گشت کافورِ ازین بزمِ ہراس زیب تن کرد چو شانہ لباس
گفت فرحت سنِ مسعود بہ جاہ	گشت نوشاہِ محمد عباس
<p>قطعه توشیحہ تاریخیہ در تہنیتِ شامی برخوردارِ سعادتِ نشانِ غلامِ غوث خانِ صلحتِ تاجِ طولِ عمرہ فرزندِ رشید جنابِ یعقوب خانِ رضا تاجِ مرحوم و معذور</p>	
۶ و ولولہ کیون نہ ہو عشاق کو پیریِ بیا	۱ ۱ آج گلزارِ تمنا کے ہوئے نخلِ نبال
۵ ہر گلستانِ بنا غیرتِ بزمِ جمشید	۶۰۰ خ ہم ہے گو غنچہ تو گلِ جامِ می پورِ نگال

۵	۵	ہوا بدلی پھر گلشن کی کچھ بدلی سچی چھائی ہے	۵	۵	ورور شرم سے اگلستا کی اور ہی مکت و
۱۰	ی	یہ بچوش بنو گدست زہد سے گرنے نیچے	۵	۵	ہو بخیل پر ثمر کی دانہ قبیح میں نصرت
۱۰	ی	یہ بھیا کا دعویٰ یا سمن کو کیا ہی آیا	۵	۵	نسیم روح افزا میں دم عینی کی ہر حالت
۱	۱	ادھر شور قتل اور ترغم سنج اور ہل	۱	۱	ابھی چشم ز گس میں خمار بادہ عشرت
۳	ج	جدید دیکھو اور دہرین شیخ صفا گرمی نوشی	۳	۳	سوا اب دخت رنگ اہل حدیسی ہوشی شکت
۱۰	ی	یراق عیش و سماں طرب ہر جا مہیا ہے	۴	۴	دلے بجائے پہلے ہے اب قنای کی نوبت
۴	م	لہا کی منہا ہی ہو گئی شامل مباحی سے	۵	۵	خا و در و ملکر اک انوکھا ہو گیا شربت
۹	ط	طرب انگیز گلزار و جہان کالج سماں مکیا	۸	۸	فضا جانفر سے دل کی دانگیر تہی حیرت
۱۰	ی	یہ غنچے کے دہن سے پھول جھٹتے تھو گستاخین	۵	۵	بجھاؤ کون میں یعنی خزاں مسند عزت
۶	و	وہ عالیجاہ اب فضل خدا سے ہو نواشاہ	۳	۳	شرافت دست بستہ جسکی ہر آن کی ہمت
۵	۵	ہوا کی بزم ولین و زو شہ ویدی عشرت	۲	۲	برخیل تنہا کی مکھے آٹھون پیر لذت
۹	ص	صدائیں کیونہ اٹھیں گی مہارک اور سلاکی	۴	۴	دکھائی بعد پیر خ نے یحفل عشرت
۱۰	ع	عروج اختر صبح دت روز افزون ہو	۵	۵	زرو ہوا میں بکت ہو وافر حالت
۱۰	ت	تلاش سہاں توشیحی اگر ہے کہتے خجرت	۱۳	۱۳	ہمے ہیں کی ریحہ صطفیٰ ز شہ بعد عزت